ساہتیہ اکادمی کے جشن ادب میں ڈرامہ نگاری کی صورتحال پر مباحثہ

نئی دہلی (پریس ریلیز)
جشن ادب 2020 کے تیسرے دن انعام یافتہ ادیبوں سے ملاقات پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا جس میں 24 ہندستانی زبانوں کے اکادمی انعام یافتہ ادیبوں نے اپنی تخلیقی سفر پر سیر حاصل گفتگو کی۔ پروگرام کی صدارت اکادمی کے نائب صدر مادھو کوشک نے کی۔ انھوں نے اپنے خطبے میں کہا کہ ادیب کی شخصیت اس آئس برگ کی طرح ہے جس کا 25 فیصد حصہ اوپر ہوتا ہے اور باقی حصہ پانی کے اندر ہوتا ہے۔ آج ہم ان ادیبوں کے اُن چھپے ہوئے 75 فیصد شخصیت سے روبرو ہوسکیں گے۔ اردو کے لیے انعام یافتہ ادیب پروفیسر شافع قدوائی نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں نے اپنی تخلیقی سفر کا آغاز تنقید نگاری سے کیا۔ انھوں نے بتایا کہ ان کا پہلا مضمون 1978 میں 'نیا دور' میں شائع ہوا جو ایک تنقیدی مضمون تھا۔ ان کی انعام یافتہ کتاب 'سوانح سرسید: ایک بازدید' دراصل سرسید پر اب تک لکھے گئے مضامین کا تنقیدی جائزہ ہے۔ سرسید احمد خاں پر مختلف زبانوں میں اب تک بہت کچھ لکھا گیا ہے، ان تصانیف کی چھان پھٹک ضروری تھی۔ اس کتاب میں مصنف نے سرسید کی ادبی خدمات کے نئے گوشے اجاگر کیے ہیں۔ 'چھیلتے ہوئے اپنے کو' کے لیے ہندی انعام یافتہ ادیب و شاعر نند کشور آچاریہ نے کہا کہ نئے اور تبدیل ہوتے طول و عرض ہی شاعری کا مذہب ہے اور یہ ایکسپلوریشن ہی ہماری لفظی شعور کے نئے طول و عرض کا تخلیق ممکن کرتا ہے۔ آسامی ادیبہ جے شری گوسوامی مہنت نے اپنی انعام یافتہ ناول 'چانکیہ' کے بارے میں بتایا کہ نیتی شاستر اور نیتی شاستر وغیرہ پڑھتے وقت انھیں چانکیہ کا کردار سب سے عزیز لگا تھا اور تبھی سے میں نے ان پر ایک ناول لکھنے کا منصوبہ بنا لیا تھا۔ انھوں نے مزید کہا کہ میں قارئین سے کہنا چاہوں گی کہ اسے ناول کے طور پر ہی پڑھیں نہ کہ کسی تاریخ کی کتاب کی طرح۔

'ڈرامہ نگاری کی موجودہ صورت حال' پر پینل گفتگو پروگرام کا افتتاح معروف راجستھانی ادیب اور نیشنل اسکول آف ڈرامہ کے موجودہ چیئرمین ارجن دیو چارن نے کیا۔ انھوں نے ہندستانی ناٹیہ روایت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی روایت کا پابند ہونا کسی بوجھ کو ڈھونا نہیں ہے بلکہ کوئی روایت اپنے آپ کو حال میں ڈھالنے کے ہمیشہ تیار رہتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ تبدیلی بے حد باریک ہوتی ہے لیکن یہ روایت کو ہمیشہ جدید بنائے رکھتی ہے۔ ساہتیہ اکادمی کے صدر چندر شیکھر کمبار نے اپنے صدارتی تقریر میں کہا کہ مختلف فنون کے فنکاران کے دل کے بہت پاس ہیں۔ کوئی بھی تخلیق جب نئے لباس کے ساتھ سامعین کے سامنے پیش ہوتی ہے تو وہ بھی نئی ہوکر حال کا حصہ ہوجاتی ہے۔ انھوں نے اپنے کئی ڈراموں میں کیے گئے اس طرح کے بدلاؤ کی جانکاری بھی دی۔ اس پروگرام کے دوسرے سیشن کی صدارت کرشن منولی نے کی جبکہ اتھوکھم کھولیچہ رنگھ (منی پوری)، بپن جیوتی ٹھاکر (آسامی)، شفاعت خاں (مراٹھی) اور سمن کمار نے ہندی ڈرامہ نگاری کی موجودہ صورت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

سموتسر خطبہ جسے سابق صدر جمہوریہ ہند جناب پرنب مکھرجی کو دینا تھا جو کسی وجہ سے نہیں آسکے۔ انھوں نے اپنی تقریر بھیج دی جسے ساہتیہ اکادمی کی انگریزی مشاورتی بورڈ کی کنوینر محترمہ سنجکتا داس گپتا نے پڑھ کر سنایا۔

ترجمہ ایوارڈ 2019 ممتاز مترجم اسلم مرزا کو

ساہتیہ اکادمی کے 23 ہندستانی زبانوں کے ترجمہ ایوارڈ کا اعلان

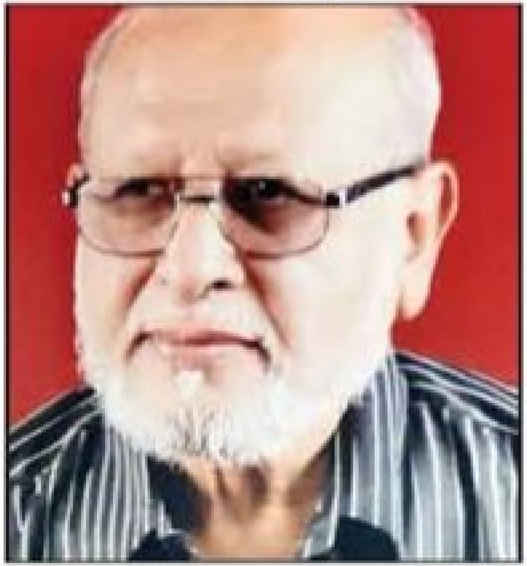

نئی دہلی (ایس این بی)

ساہتیہ اکادمی کے صدر ڈاکٹر چندر شیکھر کمبار کی صدارت میں آج ساہتیہ اکادمی کی مجلس انتظامیہ کی میٹنگ ہوئی جس میں 23 ہندستانی زبانوں کے ساہتیہ اکادمی ترجمہ ایوارڈ 2019 کے لیے کتابوں کے انتخاب کو منظوری دی گئی۔ اردو میں ترجمہ کے لیے ممتاز مترجم اسلم مرزا کو ان کے بہترین ترجمہ 'مور پنکھ' کے لیے منتخب کیا گیا جو پرشانت اسنارے کی مراٹھی شعری مجموعہ 'پنکھ ماجھا موز' کا اردو ترجمہ ہے۔ اسلم مرزا کا تعلق اورنگ آباد (مہاراشٹر) سے ہے۔ اب تک ان کی 13 کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں جن میں 'آئینہ معنی نما'، 'گیلے چاندوں کی مسکان' (شعری مجموعہ)، 'ہم جزیروں میں رہتے ہیں' (ترجمہ)، 'گلگشت' (ترجمہ)، 'معطر گل مہتاب'، 'گل دستۂ خوش باش'، 'سلاطین دکن کے عہد میں شادیاں'، 'پیاری اگو' (ترجمہ) اور 'مور پنکھ' (ترجمہ) اہم ہیں۔ اسلم مرزا نے متعدد سیمیناروں اور کانفرنسوں میں شرکت کی ہے اور اپنے مقالے پیش کیے ہیں۔ انہیں ولی دکنی نیشنل ایوارڈ، لٹریری پرسنالٹی آف دی ایئر ایوارڈ، ڈاکٹر عصمت جاوید لٹریری ایوارڈ وغیرہ سے نوازا جاچکا ہے۔

دیگر انعام یافتہ مترجمین میں تپن بندوپادھیائے (بنگالی)، سوسان ڈینئیل (انگریزی)، آلوک گپتا (ہندی)، رتن لال جوہر (کشمیری)، سینی پرانجپے (مراٹھی)، پریم پرکاش (پنجابی)، ڈھولن راہی (سندھی)، پی ستیہ وتی (تیلگو) وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ کنڑ میں ایوارڈ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

ساہتیہ اکادمی ہر سال 24 زبانوں کے مترجمین کو ایوارڈ کے لیے منتخب کرتی ہے۔ یہ ایوارڈ 50 ہزار روپے نقد اور توصیف نامہ پر مشتمل ہے۔ اس سال کے ایوارڈ کے لیے یکم جنوری 2013 سے 31 دسمبر 2017 کے دوران شائع تراجم زیر غور آئے۔ یہ انعامات سال رواں کے دوران ساہتیہ اکادمی کی ایک پُر وقار تقریب میں دیے جائیں گے۔

ساہتیہ اکادمی کی سالانہ تقریبات کے تیسرے روز انعام یافتگان ادبا نے اپنے تخلیقی سفر پر گفتگو کی

اردو کے لیے انعام یافتہ ادیب پروفیسر شافع قدوائی نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں نے اپنے تخلیقی سفر کا آغاز تنقید نگاری سے کیا

نئی دہلی (فضیل احمد) ساہتیہ اکادمی کی سالانہ تقریبات کے تیسرے روز انعام یافتگان ادبا سے ملاقات کے لئے ایک پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا جس میں ۲۴ ہندوستانی زبانوں کے اکادمی انعام یافتگان نے اپنے تخلیقی سفر پر سیر حاصل گفتگو کی۔ پروگرام کی صدارت اکادمی کے نائب صدر مادھو کوشک نے کی۔ انہوں نے اپنے خطبے میں کہا کہ ادیب کی شخصیت اس آئس برگ کی طرح ہے جس کا ۲۵ رفیصد حصہ اوپر ہوتا ہے اور باقی حصہ پانی کے اندر ہوتا ہے۔ آج ہم ان ادیبوں کے اسی چھپے ہوئے ۷۵ رفیصد شخصیت سے روبرو ہوسکیں گے۔ اردو کے لیے انعام یافتہ ادیب پروفیسر شافع قدوائی نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں نے اپنے تخلیقی سفر کا آغاز تنقید نگاری سے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا پہلا مضمون ۱۹۷۸ء میں 'نیا دور' میں شائع ہوا جو ایک تنقیدی مضمون تھا۔ ان کی انعام یافتہ کتاب 'سوانح سرسید: ایک بازدید' دراصل سرسید پر اب تک لکھے گئے مضامین کا تنقیدی جائزہ ہے۔ سرسید احمد خاں پر مختلف زبانوں میں اب تک بہت کچھ لکھا گیا ہے، ان تصانیف کی چھان پھٹک ضروری تھی۔ اس کتاب میں مصنف نے سرسید کی ادبی خدمات کے نئے گوشے اجاگر کیے ہیں۔ 'چھپتے ہوئے اپنے کو' کے لیے ہندی انعام یافتہ ادیب و شاعر نند کشور آچاریہ نے کہا کہ نئے اور تبدیل ہوتے طول و عرض ہی شاعری کا مذہب ہے اور یہ ایکسپلوریشن ہی ہماری لفظی شعور کے نئے طول و عرض کا تخلیق ممکن کرتا ہے۔ آسامی ادیبہ جے شری گوسوامی مہنت نے اپنی انعام یافتہ ناول 'چانکیہ' کے بارے میں بتایا کہ پنچ تنتر اور ناٹیہ شاستر وغیرہ پڑھتے وقت انھیں چانکیہ کا کردار سب سے عزیز لگا تھا اور تبھی سے میں نے ان پر ایک ناول لکھنے کا منصوبہ بنالیا تھا۔ ڈرامہ نگاری کی موجودہ صورت حال پر پینل گفتگو پروگرام کا افتتاح معروف راجستھانی ادیب اور نیشنل اسکول آف ڈرامہ کے موجودہ چیئرمین ارجن دیو چارن نے کیا۔

کوئی بھی تخلیق جب نئے لباس کے ساتھ سامعین کے سامنے پیش ہوتی ہے تو وہ بھی نئی ہوکر حال کا حصہ ہوجاتی ہے۔ انہوں نے اپنے کئی ڈراموں میں کیے گئے اس طرح کے بدلاؤ کی جانکاری بھی دی۔ اس پروگرام کے دوسرے سیشن کی صدارت کرشن منولی نے کی جبکہ اتھوکپم کھوچند رنگھ (منی پوری)، سپن جیوتی ٹھاکر (آسامی)، شفاعت خاں (مراٹھی) اور سمن کمار نے ہندی ڈرامہ نگاری کی موجودہ صورت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سموتسر خطبہ جسے سابق صدر جمہوریہ ہند جناب پرنب مکھرجی کو دینا تھا جو کسی وجہ سے نہیں آسکے۔ انھوں نے اپنی تقریر بھیج دی جسے ساہتیہ اکادمی کی انگریزی مشاورتی بورڈ کی کنوینر محترمہ سکنتلا داس گپتا نے پڑھ کر سنایا۔

ساہتیہ اکادمی کے زیر اہتمام ساہتیہ اتسو کا آغاز

نئی دہلی (پریس ریلیز) ساہتیہ آتسو 2020 کا آغاز سال 2019 کی اکادمی سرگرمیوں کی نمائش سے ہوا جس کا افتتاح ہندی کی معروف ادیبہ منو بھنڈاری نے کیا۔ افتتاح سے قبل اکادمی کے صدر چندر شیکھر کمبار نے ان کا خیر مقدم کیا اور اکادمی کے سکریٹری ڈاکٹر کے سری نواس راؤ نے خیر مقدمی کلمات سے نوازا۔ ڈاکٹر راؤ نے بتایا کہ ساہتیہ اکادمی نے سال 2019 میں 24 ہندستانی زبانوں میں 484 کتابیں شائع کیں جن میں 239 نئی کتابیں اور 245 کتابوں کے نئے ایڈیشن شامل ہیں۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ پچھلے سال کل 715 ادبی پروگراموں کا انعقاد عمل میں آیا جن میں صدی تقریبات، سیمینار، سمپوزیم، ورکشاپ وغیرہ شامل ہیں۔ محترمہ منو بھنڈاری نے خرابیٔ صحت کی وجہ سے تقریر نہیں کی مگر اپنی موجودگی سے ادیبوں کی حوصلہ افزائی کی۔ افتتاح کے بعد شمالی ہند میوزیکل انسٹرومنٹ کی مترنم آوازوں کے درمیان شمع روشن کی گئی۔ اس موقع پر ساہتیہ اکادمی کی 24 زبانوں کے کنوینرز اور دیگر ممبران کے علاوہ مختلف زبانوں کے ادیب موجود تھے۔

دوپہر ڈھائی بجے سہ روزہ آل انڈیا آدیواسی ادیب کانفرنس کا آغاز ہوا جس کی افتتاح معروف ادیبہ انوِتا ابی نے کیا۔ کانفرنس کے آغاز میں ساہتیہ اکادمی کے صدر ڈاکٹر چندر شیکھر کمبار نے شرکا کا پھول اور کتابیں دے کر استقبال کیا۔ اپنے خیر مقدمی کلمات میں اکادمی کے سکریٹری ڈاکٹر کے سری نواس راؤ نے زبان کو دماغ کا آئینہ مانتے ہوئے کہا کہ آدیواسی زبانوں میں لوک سائنس کی بیش بہا اشیا موجود ہیں جن میں ہمارا ماضی پوشیدہ ہے۔ آدیواسی ادب میں روایتی علم کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ ان کے اس علمی ذخائر کو محفوظ رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے تاکہ یہ لمبے وقت تک زندہ رہ سکیں۔ اپنی افتتاحی تقریر میں پروفیسر انوِتا ابی نے کہا کہ آدیواسی زبانی ادب، لوک ادب کی روایت کی ہی ایک کڑی ہے جس میں ہماری روزمرہ زندگی ندی کی دھارا کی طرح رواں دواں ہے۔ ہمیں سماجی اور شمولیت کو ساتھ ساتھ لے کر چلنا چاہیے۔ زبانی ادب کو بھی مرنے نہیں دینا چاہیے۔ اسے اسکول کے نصاب میں شامل کرنا چاہیے۔ کانفرنس کے دوسرے سیشن 'شعری نشست' کی صدارت چندرکانت مراری سنگھ نے کی جس میں ج سوئے آئی مول، مکیشور کیمپرائی، مرتھارک کے مارن، روپ لال لیمبو اور گورانگ ریتا نے آئی مول، دیماسا، گارو اور لیمبو زبانوں کی نمائندگی کی۔ ان شاعروں نے پہلے اصل زبان میں شاعری پیش کی پھر اس کا ہندی و انگریزی ترجمہ سنایا۔ کل ساہتیہ اکادمی کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوگا جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے معروف نغمہ نگار اور فلم ڈائریکٹر گلزار شرکت کریں گے۔ یہ پروگرام شام ساڑھے پانچ بجے کمانی آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا۔

ششی تھرور، شافع قدوائی سمیت 24 ادبا ایوارڈ سے سرفراز

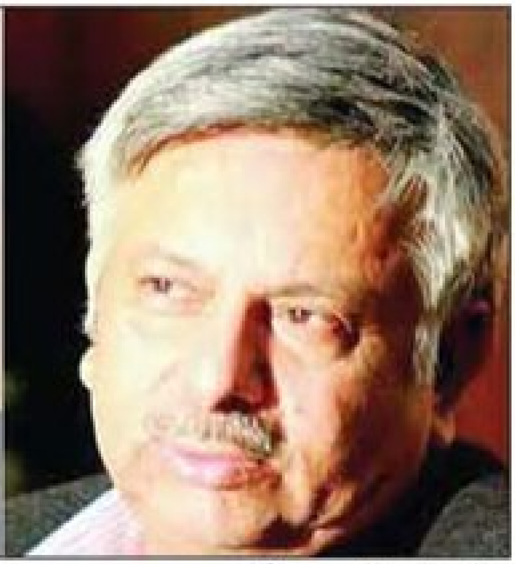

نئی دہلی (یو این آئی)

انگریزی کے نامور مصنف اور سابق مرکزی وزیر ششی تھرور اور اردو کے مشہور مصنف و مترجم اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ ماس کمیونی کیشن کے استاذ پروفیسر شافع قدوائی سمیت 24 ہندوستانی زبانوں کے مصنفین کو منگل کی شام کو ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ دارالحکومت کے کمانی آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک باوقار تقریب میں اکیڈمی کے صدر چندر شیکھر کمبار اور ممتاز نغمہ نگار اور فلم ڈائریکٹر گلزار نے یہ ایوارڈز پیش کیے۔

پروفیسر شافع قدوائی کی پیدائش 8 اپریل 1960 میں اترپردیش کے لکھنؤ میں ہوئی۔ آرٹ اور جرنلزم میں ایم اے پی ایچ ڈی کی ہے اور وہ ہندی اور انگریزی زبان کے بھی جانتے ہیں اور اس وقت وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ ان کا پہلا مضمون 1978 میں نیا دور شائع ہوا تھا۔ ان کی اہم کتابوں میں فکشن مطالعات مابعد جدید تناظر، خبرنگاری اور انگریزی میں اردو لٹریچر اینڈ جرنلزم: کریٹکل پرسپکٹیو، دی رول آف مولانا آزاد الہلال ان نیشنل اویکنگ وغیرہ شامل ہیں۔

تقریب میں ڈوگری مصنف اوم شرما 'جندریاڑی' کو بعد از مرگ اس ایوارڈ سے نوازا گیا۔ لوک سبھا کے ممبر پارلیمنٹ مسٹر تھرور کو ان کی کتاب 'این ایرا آف ڈارکنیس' کے لئے ایوارڈ دیا گیا جبکہ مسٹر اچاریہ کو ان کے شعری مجموعہ 'چھلتے اپنوں کو' کے لئے ایوارڈ دیا گیا۔

تقریب میں اردو کے مصنف شافع قدوائی کو ان کی کتاب 'سوانح سرسید ایک بازدید' کے لئے یہ ایوارڈ دیا گیا تھا۔ میتھلی کے لئے کمار منیش اروند کو ان کے شعری مجموعہ 'جنگی اوریاں اون کرمت' کے لئے یہ ایوارڈ دیا گیا۔

ایوارڈ میں ہر ایک ایوارڈ یافتگان کو ایک لاکھ روپیہ، تعریفی سند اور علامتی نشان کے طور پر پیش کیا گیا۔ سنسکرت میں پینا مدھوسودن، کشمیری میں عبدالاحد حاجنی، پنجابی میں کرپال قزاق، بنگلہ میں چنمے گوہا، مراٹھی میں انورادھا پاٹل، تمل میں چودھرمن، ملیالم میں مدھوسودن نائر، کنڑ میں وجیا کو، گجراتی میں رتی لال بوری ساگر، آسامی میں جے شری گوسوامی مہنت، اوڑیہ میں ترون کانتی گھوش کو تیلگو میں بانڈی نارائن سوامی وغیرہ کو دیا گیا۔

Odia Littérateur Ajay Kumar Patnaik To Receive Kendra Sahitya Akademi Award
https://odishabytes.com/odia-litterateur-ajay-kumar-patnaik-to-receive-kendra-sahitya-akademi-award/

Odisha CM Naveen Patnaik Congratulates Ajay Kumar Patnaik for being selected for Kendra Sahitya Akademi Award
https://orissadiary.com/odisha-cm-naveen-patnaik-congratulates-ajay-kumar-patnaik-for-being-selected-for-kendra-sahitya-akademi-award/

Shashi Tharoor receives Sahitya Akademi Award, shares pics
https://www.theweek.in/news/entertainment/2020/02/26/shashi-tharoor-receives-sahitya-akademi-award.html

Two Odia Stalwarts Honoured With Kendra Sahitya Akademi Award
https://odishabytes.com/two-odia-stalwarts-honoured-with-kendra-sahitya-akademi-award/

Tarun Kanti Mishra, Kali Charan Hembram conferred with Kendra Sahitya Akademi Award
https://pragativadi.com/tarun-kanti-mishra-kali-charan-hembram-conferred-with-kendra-sahitya-akademi-award/